سبق نمبر 1 مرزا محمد سعید

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

تصنیف کا نام : گنجینۂ گوہر

تعارف:۔

شاہد احمد دہلوی 1906ء کو دہلی شہر میں پیدا ہوئے۔ وہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے پوتے اور مولوی بشیر الدین احمد کے فرزند تھے۔ 1925ء میں انھوں نے ایف۔سی کالج لاہور سے ایف۔ایس سی کرنے کے بعد میڈیکل کالج میں داخلہ لیا لیکن شدید بیمار ہو گئے چنانچہ طبّی تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ بعد ازاں دہلی سے انگریزی ادبیات میں بی۔اے آنرز کیا۔ ایم۔اے فارسی کا امتحان بھی پاس کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد شاہد احمد دہلوی کراچی منتقل ہو گئے اور تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ انھوں نے انگریزی ادب سے تراجم کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ پاکستان رائٹرز گلڈ کی تشکیل میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ 1963ء میں انھیں مجموعی خدمات کی بنا پر تمغا برائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔ آپ کا انتقال 1967ء میں ہوا۔

نثری خوبیاں:۔

شاہد احمد دہلوی زبان و بیان پر کامل عبور رکھتے تھے۔ وہ آسان اور عام فہم زبان استعمال کرتے تھے۔ موسیقار بھی تھے لیکن اردو ادب ہی ان کی پہچان ہے۔

تصانیف:۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے کہنے پر انھوں نے خاکہ نگاری شروع کی۔ ''گنجینۂ گوہر'' اور ''بزمِ خوش نفساں'' ان کے خاکوں کے مجموعے ہیں۔ اِن کے علاوہ ان کی تصانیف میں ''اُجڑا دیار''، ''دِلّی کی بپتا'' اور ''دھان کے کھیت'' شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دل دھک سے رہ جانا	کوئی خبر سن کر حیران ہو جانا	سٹی گم ہو گئی	حیران و پریشان ہو گئے
سوم	رسمِ قل	پہلو بدلنا	پریشانی میں ہونا
علالت	بیماری	معرکتہ الآراء	بہت مشہور
علالت مزاج	طبیعت کی خرابی	شائع ہوئی	چھپی
مرض الموت	وہ بیماری جس کی وجہ سے موت واقع ہو جائے	شرفاء	شریف لوگ
رحلت	انتقال	متمول	امیر
سانحہ	حادثہ	چشم و چراغ	نسل، اولاد
سانحہ ارتحال	مرنے کا حادثہ	تراہا	جہاں تین راستے ملتے ہوں
سناؤنی	موت کی خبر	نکڑ	کونہ
شعار	طریقہ	عزیز داری	رشتے داری
اہلِ کمال	صاحب ہنر	قرابت داری	رشتے داری
غفلت	لاپروائی	اصلاح	درستی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مجرمانہ غفلت	جان بوجھ کر غلطی کرنا	مخلصانہ	پُرخلوص
ایکا ایکی	اچانک	تعلقات	رابطے
عالِم	پڑھا لکھا، فاضل	بیشتر	زیادہ تر
عالَم	دُنیا	علمیت	تعلیم، علم، معلومات
عدم موجودگی	غیر حاضری	معترف ہونا	ماننا، اعتراف کرنا
گھاؤ	زخم	اکتسابِ علم	علم حاصل کرنا
شہرت	مشہوری	غیر معمولی	بہت زیادہ
پبلک	لوگ	ہیچ سمجھنا	کم تر سمجھنا
محض	صرف	محدود	کم
تعارف کرانا	پہچان کروانا، ملانا	مقالہ	علمی مضمون، تحقیقی مضمون
ماتھا ٹھنکا	کسی بات کی خبر پہلے سے ہو جانا، خطرے کا پہلے سے ہی احساس ہو جانا۔	بحث و مباحثہ	آپس میں کسی موضوع پر گفتگو کرنا
شوخی	شرارت	حُسنِ اتفاق	اتفاق سے
واقف	آگاہ	شکوہ	شکایت
جلال	غصہ	نفیس	عمدہ، اعلیٰ
پشیمانی	شرمندگی	رعشہ	کپکپاہٹ
آنکھیں پھاڑے	آنکھیں کھولے	خوش اخلاقی	اچھی طرح پیش آنا
رفع ہوا	دور ہوا۔ ختم ہوا۔	قائل ہونا	ماننا
درس و تدریس	پڑھانا	برحق	سچا
مشغلہ	وہ کام جو فارغ وقت گزارنے کے لیے کیا جائے	وضع دار	رکھ رکھاؤ والا
صرف کر دینا	خرچ کر دینا	جامع العلوم	بہت سے علوم کے ماہر
کروفر	آن بان، ٹھاٹھ	محروم	کسی چیز سے رہ جانا
ادبی ذوق	ادب کا شعور	طبیعت	عادت
سعادت مند	فرمانبردار	ستائش	تعریف
سلیقہ شعار	کام کرنے کا طریقہ جاننے والا	تمنّا	خواہش
محتاجی	کسی کا مرہونِ منت ہونا	تسکین	تسلی، سکون
احتیاج	حاجت	نمود	شہرت
قلب	دل	قدیم	پرانا
قلبِ مطمئنہ	پُرسکون دل	دم بخود	حیران
مالامال	دولت مند	مشیر	مشورہ دینے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غرض	وجہ	علیل	بیمار
شعار	طریقہ	اکہرا ڈیل	دبلا پتلا جسم
لہریں اٹھنا	جوش	رخساروں	گالوں
کتر واں مونچھیں	کٹی ہوئی مونچھیں	دھان پان	دبلے پتلے

سبق کا خلاصہ

شاہد احمد دہلوی زبان و بیان پر کامل عبور رکھتے تھے۔ وہ آسان اور عام فہم زبان استعمال کرتے تھے۔ موسیقار بھی تھے لیکن اردو ادب ہی ان کی پہچان ہے۔ یہ خاکہ ان کی تصنیف گنجینۂ گوہر سے لیا گیا ہے۔

صبح اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر دل دھک سے رہ گیا کہ پروفیسر مرزا محمد سعید کا آج سوئم ہے۔ عالم کی موت عالَم کی موت ہوتی ہے۔ ہمیں اندازہ نہیں کی مرزا صاحب کے رخصت ہونے سے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ وہ بہت ہی خاموش کام کرنے والوں میں سے تھے۔ وہ شہرت سے گھبراتے تھے۔ وہ کام کے صلے کی پروا سے بے نیاز ہو کر صرف اپنے اطمینان کے لیے کرتے تھے۔ انہوں نے اپنا پہلا اور دوسرا ناول (یاسمین، خوابِ ہستی) بغیر کچھ لیے دیے چھپوایا۔

ان کا ایک بڑا کارنامہ ان کی کتاب "مذہب اور باطنیت" تھی جو لاہور سے شائع ہوئی۔ وہ دلّی کے شرفا کے ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ سر سید احمد خاں سے بھی ان کی عزیز داری تھی اور منشی ذکاءاللہ سے بھی قرابت داری ہوگئی تھی۔ مرزا صاحب نے لاہور کے گورنمنٹ کالج سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے استادوں میں علامہ اقبالؒ بھی تھے۔ انگریزی ادبیات میں ایم اے کی سند لینے کے بعد علی گڑھ اور گورنمنٹ کالج لاہور میں انگریزی کے پروفیسر رہے۔ سید امتیاز علی تاج اور پطرس بخاری آپ کے شاگرد تھے۔ پطرس مرزا صاحب کا بہت زیادہ ادب واحترام کرتے تھے۔

مرزا صاحب گھنٹوں مطالعہ کرتے تھے۔ ان کے کتب خانے میں ہر علم کی کتاب موجود تھی۔ پنشن کا بڑا حصہ کتابیں خریدنے میں صرف کر دیتے تھے۔ ان کی زندگی سادہ تھی۔ معدے کے مریض تھے۔ زیادہ پیدل چلتے، رات جلدی سوتے تھے۔ اولاد سعادت منداور بیوی سلیقہ شعار تھی۔ بڑھاپے میں کسی کی محتاجی نہیں تھی۔ قلبِ مطمئنہ کی دولت سے مالا مال تھے۔

جب پاکستانی ادیبوں کا گلڈ ۱۹۵۹ء بنایا گیا تو مرزا صاحب نے ہی اس کے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی تھی۔ انگریزی ان کا اوڑھنا بچھونا مگر رعب گانٹھنے کے لیے کبھی انگریزی میں بات نہیں کرتے تھے۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج آدمی تھے مگر زیادہ دوست بنانے کے قائل نہیں تھے۔ موت برحق ہے مرزا صاحب نے خاصی عمر پائی مگر ان کی وفات کا صدمہ اس لیے زیادہ ہے کہ ایسے لوگ زمانہ اب پیدا نہیں کرے گا۔ ایسے جامع العلوم ہستی سے محروم ہونے کا ہمیں جتنا بھی غم ہو، کم ہے۔

اہم اقتباسات اور سیاق وسباق کے حوالے سے ان کی تشریح

اقتباس 1 : صبح اخباروں میں یہ خبر پڑھ کر دل دھک سے رہ گیا کہ پروفیسر مرزا محمد سعید کا آج سوئم ہے۔ خاموش زندگی! خاموش موت! مرزا صاحب کی علالتِ مزاج یا مرض الموت کی اطلاع اس پہلے کہیں نہیں ملی۔ حد یہ کہ پرسوں وہ رحلت فرما گئے اور اُن کے سیکڑوں دوستوں اور قدر دانوں کو اس سانحۂ اِرتحال کی خبر تک نہ ہوئی۔

حوالۂ متن:

یہ اقتباس سبق "**مرزا محمد سعید**" سے لیا گیا ہے جو کہ "**شاہد احمد دہلوی**" کی مشہور تصنیف "**گنجینۂ گوہر**" سے ماخوذ ہے۔

(نوٹ: یہ چیز واضح کر لیں کہ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام لکھنے کو ہی "حوالۂ متن" کہا جاتا ہے یہ الگ سے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ درج بالا طریقے کے علاوہ ایک طریقہ یہ بھی ہے)

سبق کا عُنوان : مرزا محمد سعید

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
مرض الموت	ایسا مرض جس سے موت واقع ہو جائے
سانحۂ اِرتحال	موت کا حادثہ

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے ابتدائی حصے سے لیا گیا ہے۔ جس میں مرزا محمد سعید کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ مرزا محمد سعید خاموش زندگی گزار کر خاموشی سے چل دیے انھیں نمود و نمائش پسند نہ تھی۔ اپنی تسکین کے لیے کام کرتے تھے ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ زندگی کے ہر معاملے میں سادگی پسند تھے۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ افسوس آج کے دور میں ایسے قابل، شریف اور جامع العلوم انسان ہم میں موجود نہیں۔

اقتباس کی تشریح:۔

شاہد احمد دہلوی کو زبان و بیان پر عبور حاصل تھا۔ تشریح طلب اقتباس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں اپنے قریبی ساتھی مرزا محمد سعید کے سوئم کی خبر اخبار میں پڑھ کر دِلی صدمہ ہوا۔ مرزا محمد سعید نے خاموش زندگی گزار دی کیونکہ وہ نمود و نمائش کو پسند نہ کرتے تھے۔ جس طرح خاموش زندگی گزاری اُسی خاموشی سے دُنیا سے رخصت ہو گئے نہ ہی مرزا صاحب کے بیمار ہونے کا معلوم ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی خبر سننے کو ملی کہ مرزا صاحب کسی مرض میں مبتلا ہیں، جو ان کی موت کا سبب بنے گا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ دو دن قبل وہ وفات پا گئے اور ان کی وفات کی خبر بھی نہ ملی۔ مرزا صاحب کے سیکڑوں دوست احباب اور قدر دان تھے، لیکن ان کو ان کی موت کا علم نہ ہو سکا اور وہ اس خبر سے لاعلم رہے۔ موت کے اس اچانک حادثے کو ذہن قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہے اور اپنی بے خبری پر بہت افسوس ہے کہ ایسا صاحبِ کمال شخص جو علم کا سمندر تھا ہم میں نہ رہا اور ہم اس خبر سے بے خبر رہے۔

اقتباس 2: عالِم کی موت عالَم کی موت ہوتی ہے۔ ابھی ہم کو اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کے رخصت ہو جانے سے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ اب ان کی عدم موجودگی رہ رہ کر ہمیں ان کی یاد دلائے گی اور وقت کے ساتھ اُن کی جدائی کا گھاؤ بڑھتا چلا جائے گا۔

سبق کا عُنوان : مرزا محمد سعید

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
عالِم	صاحبِ علم، پڑھا لکھا
گھاؤ	زخم

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے ابتدائی حصے سے لیا گیا ہے۔ جس میں مرزا محمد سعید کی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ مرزا محمد سعید خاموش زندگی گزار کر خاموشی سے چل دیے انھیں نمود و نمائش پسند نہ تھی۔ اپنی تسکین کے لیے کام کرتے تھے ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ زندگی کے ہر معاملے میں سادگی پسند تھے۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ افسوس آج کے دور میں ایسے قابل، شریف اور جامع العلوم انسان ہم میں موجود نہیں۔

اقتباس کی تشریح:۔

شاہد احمد دہلوی کو زبان و بیان پر عبور حاصل تھا۔ تشریح طلب اقتباس میں مصنف، مرزا صاحب کی اچانک موت پر دکھ کا اظہار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اہلِ علم کا مرنا گویا تمام اہل دُنیا کے مرنے کے برابر ہے۔ اہل علم جب دُنیا سے جاتا ہے تو اپنے ساتھ علم کی تمام دولت بھی لے جاتا ہے اور دُنیا والے اس قیمتی سرمائے سے محروم ہو جاتے ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کا کتنا نقصان ہو گیا ہے۔ جب مرزا صاحب ہم میں موجود نہ ہونگے تو ہر قدم پر ہمیں اُن کی یاد ستائے گی اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے بچھڑنے کا دُکھ بھی بڑھتا جائے گا۔ مرزا صاحب نے بہت خاموش زندگی بسر کی وہ اتنے خاموش طبع تھے کہ اُن کے علمی اور ادبی کارناموں سے اُن کے ہم عصر بھی واقف نہیں۔ مرزا صاحب کی موت سے ہمیں جو نقصان پہنچا ہے اُس کا ہم فوری طور پر اندازہ نہیں لگا سکتے وقت گزرنے کے ساتھ ہمیں نقصان کا اندازہ ہوگا کہ ہم کتنے بڑے عالم سے محروم ہو چکے ہیں، تو ہمارے دِلوں میں جدائی کا زخم بڑھتا جائے گا۔ مرزا صاحب جیسے انسان کا بچھڑ جانا ایسا حادثہ ہے جس کو بھلانا آسان نہیں ہے۔ وہ کام کو کام سمجھ کر کرتے تھے۔ شہرت کے لیے کام نہ کرتے تھے اور ایک عالم ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی ہر خوبی وقت گزرنے کے ساتھ یاد آئے گی کیونکہ اُن جیسے عالم کو بھلانا آسان کام نہیں ہے۔

اقتباس 3: مرزا صاحب کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی۔ کرّو فر یا ٹھاٹ باٹ سے کبھی نہیں رہے۔ گھر کی سواری ہم نے ان کے پاس کبھی نہیں دیکھی۔ معدے کے مریض تھے۔ پیدل زیادہ چلتے تھے۔ صبح ٹہلنے ضرور جاتے تھے۔ رات کو جلد سو جاتے تھے۔ کھیل، تماشے، سینما، تھیٹر کچھ نہیں دیکھتے تھے۔ خدا کے فضل سے گھر کا آرام

انھیں میسر تھا۔ اُن کی بیگم بھی ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ دو ایک ناول ان کے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اولاد سعادت مند، بیوی سلیقہ شعار، پنشن اتنی کہ بڑھاپے میں کسی کی محتاجی نہیں۔ کھانا سادہ، لباس سادہ، رہن سہن سادہ، پھر احتیاج ہو تو کس بات کی؟ قَلبِ مُطمَئِنّہ کی دولت سے مالا مال تھے۔

سبق کا عُنوان : مرزا محمد سعید

مصنف کا نام : شاہد احمد دہلوی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
کرّو	شان و شوکت
سعادت مند	فرمانبردار

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے تقریباً درمیان سے لیا گیا ہے۔ مصنف کو مرزا صاحب کی اچانک موت کا بہت صدمہ ہوا، اسے حیرت ہوئی کہ اتنے باکمال شخص کی وفات پر اہلِ دنیا کو اس کی خبر تک نہ ہوئی کہ وہ ایک علم و ادب والی ہستی سے محروم ہو چکے ہیں۔ اہلِ کمال سے غافل ہونا مجرمانہ غفلت ہے۔ مصنف نے اس تحریر میں مرزا صاحب کی شخصیت و کردار کی عظمت سے روشناس کروانے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے مرزا صاحب کی زندگی کی مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ ایک عظیم عالم اور وضع دار انسان تھے۔

اقتباس کی تشریح:۔

شاہد احمد دہلوی کو زبان و بیان پر عبور حاصل تھا۔ تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے مرزا صاحب کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ مرزا صاحب کا طرزِ زندگی نہایت سادہ تھا۔ وہ بہت سیدھے سادھے انسان تھے۔ اُنھوں نے کبھی شان و شوکت اور جھوٹی نمود و نمائش والی زندگی نہیں گزاری۔ اپنی ذاتی سواری استعمال نہیں کرتے تھے۔ معدے کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اس لیے زیادہ تر پیدل ہی چلتے تھے۔ رات کو جلد سونے اور صبح کی سیر کے عادی تھے اور یہ سب خصوصیات اچھے نظم و ضبط کے عادی انسان میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے گھر کا آرام و سکون ان کو میسر تھا۔ ان کی بیوی بھی ان کی طرح ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ مرزا صاحب کی اہلیہ بھی ناول نگار تھیں اور ان کے کچھ ناول بھی چھپ چکے تھے۔ اولاد فرمانبردار تھی، بیوی مہذب اور تہذیب یافتہ تھی۔ بڑھاپے میں پنشن سے با آسانی گزارہ ہو رہا تھا۔ ویسے بھی انسان جب بناوٹ سے پاک ہو اور رہن سہن سادہ ہو تو وہ بلاوجہ کی مادی مصروفیات سے کوسوں دُور ہوتے ہیں۔ اپنی ساری زندگی ان سنہری اُصولوں پر عمل کرنے کی بدولت مرزا صاحب دِل کے سکون کی دولت سے مالا مال تھے اور مطمئن زندگی بسر کر رہے تھے۔

مشق کے لیے طلبہ درج ذیل اہم اقتباسات کی تشریح کریں۔

(الف) مرزا صاحب دِلّی کے شرفا کے ایک متموّل خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ترا ہا بیرم خان سے آگے بڑھ کر ایک راستہ سیدھے ہاتھ کو مڑ جاتا ہے، اسی کے نکڑ پر مرزا صاحب کا آبائی مکان تھا۔ اسی علاقے میں سر سیّد احمد خاں کا قدیم مکان بھی تھا۔ سر سید سے بھی مرزا صاحب کی عزیز داری تھی اور منشی ذکاء اللہ سے بھی ان کی قرابت داری ہو گئی تھی۔

(ب) انگریزی ان کا اوڑھنا بچھونا مگر رعب گانٹھنے کے لیے کبھی انگریزی میں بات نہیں کرتے تھے، بلکہ ان کی گفتگو میں انگریزی کے الفاظ بالکل نہیں آنے پاتے تھے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد ہی ان کے دونوں ہاتھوں میں رعشہ آ گیا تھا، اس لیے لکھنے میں انھیں زحمت ہوتی تھی۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج آدمی تھے مگر زیادہ دوست بنانے کے قائل نہیں تھے۔ آپ بھلے اور اپنا گھر بھلا۔

(ج) ریڈیو پاکستان کراچی سے 12 سال پہلے ایک پروگرام دانش کدہ شروع کیا گیا تھا، جس میں چار دانش ور بلائے جاتے تھے اور سننے والوں کے سوالوں کے جواب فی البدیہہ دیا کرتے تھے۔ میں میرے سوالات کی خدمت سرانجام دیتا تھا۔ میں نے سوچا کہ مرزا صاحب اگر اس پروگرام میں شرکت فرمانا منظور کر لیں تو اس پروگرام کو چار چاند لگ جائیں۔

(د) مرزا صاحب پطرس کے استاد ہیں۔ حسبِ دستور اپنی کارروائی دکھانے کے لیے اس نے ان کے مسودے میں سے دو ایک فقرے نکال دیے۔ ان فقروں کو نکالنا اس کی نوکری سے نکالے جانے کا پیش خیمہ ہو گیا۔ بھاگا مرزا صاحب کی خدمت میں، معافی مانگی، ہاتھ جوڑے، مرزا صاحب نہ مانے، اور بولا: تو حضرت! میری نوکری گئی۔

(ر) مرزا صاحب بظاہر علیل نہیں معلوم ہوتے تھے۔ اکہرا ڈیل، اُجلا رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی بھنوؤں کے سائے میں بڑی بڑی روشن آنکھیں، رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئیں، کتر واں مونچھیں، ہنستے تو سامنے کے دو چار دانت ٹوٹے ہوئے نظر آتے، مگر بُرے نہ لگتے۔

کثیر الانتخابی سوالات

نمبر شمار	سوالات	A	B	C	D	درست آپشن
1	شاہد احمد دہلوی کا سن پیدائش ہے:	1906ء	1910ء	1911ء	1901ء	A
2	شاہد احمد دہلوی کی وجہ شہرت ہے:	ڈراما نگاری	خاکہ نگاری	ناول نگاری	افسانہ نگاری	B
3	''اُجڑا دیار'' تصنیف ہے۔	حالؔی کی	حسرؔت موہانی کی	مرزا سعید کی	شاہد احمد دہلوی کی	D
4	شاہد احمد دہلوی نے .... میں وفات پائی۔	1969ء	1968ء	1967ء	1970ء	C
5	سبق ''مرزا محمد سعید'' کس ادیب کی تحریر ہے۔	اشرف صبوحی	مولوی عبدالحق	شاہد احمد دہلوی	نذیر احمد دہلوی	C
6	مرزا محمد سعید کی عزیز داری کس شخصیت سے تھی؟	شاہد احمد دہلوی	مشتاق احمد زاہدی	سر سید احمد خان	شیخ عبدالقادر	C
7	مرزا محمد سعید کے بقول انسان کس لیے کام کرتا ہے؟	عزت اور وقار	شہرت اور دولت	شہرت	دولت	B
8	مرزا محمد سعید نے گورنمنٹ کالج لاہور سے کون سی سند لی؟	ایم۔اے انگریزی ادب	ایم۔اے اردو ادب	بی۔اے	ایم۔اے تاریخ	A
9	محمود نظامی کے مقالے کے بعد مرزا محمد سعید پر کس نے تنقید کی؟	فیض احمد فیض	حمید احمد خان	ڈاکٹر تاثیر	پطرس بخاری	A
10	پروفیسر مرزا محمد سعید کے پہلے ناول کا نام ہے؟	خواب ہستی	یاسمین	مذہب اور باطنیت	دلی کی بپتا	B
11	پروفیسر مرزا محمد سعید کی معرکتہ الآرا کتاب کا نام ہے۔	مذہب اور باطنیت	یاسمین	خواب ہستی	چند ہم عصر	A
12	مصنف کو پروفیسر مرزا محمد سعید کی وفات کی خبر کب ملی؟	پانچویں دن	چوتھے دن	تیسرے دن	دوسرے دن	C
13	افسوس اتنا بڑا .... ہم سے اٹھ جائے اور اس کی سناؤنی ہم تک نہ پہنچے۔	صاحب کمال	صاحب نظر	صاحب دل	صاحب عزت	A
14	مرزا صاحب نے عبدالقادر کے کس رسالے میں مضامین لکھے؟	مخزن	مخازن	خزائن	خزینے	A
15	مرزا صاحب کی معرکتہ الآرا کتاب ''مذہب اور باطینت'' کہاں سے شائع ہوئی؟	لاہور	کراچی	اسلام آباد	دلی	A
16	زندہ قوموں کا یہ شعار نہیں کہ اپنے .... سے غافل ہو جائیں۔	اہل کمال	اہل خانہ	اہل نظر	اہل دل	A
17	پبلشر صاحب لاہور سے دلی کیا لکھوانے کی غرض سے آئے؟	ناول	افسانہ	مضمون	کہانی	A
18	مرزا صاحب پنشن کا بڑا حصہ کس چیز پر صرف کرتے؟	کتابوں	اپنی اولاد	لباس	غریبوں	A
19	مصنف نے پہلی مرتبہ مرزا صاحب کو کس سن میں دیکھا؟	1958ء	1957ء	1925ء	1930ء	D
20	مرزا صاحب کی بیگم ذوق رکھتی تھیں:	ادبی	آرٹ کا	فنی	موسیقی کا	A
21	مرزا صاحب کو بیماری تھی:	جگر کی	معدے کی	دمے کی	دِل کی	C
22	عالم کی موت کس کس کی موت ہوتی ہے:	عالم کی	آلام کی	نادان کی	شبستان	A
23	پروگرام دانش کدہ میں کتنے دانشور بلائے جاتے تھے؟	چار	تین	دو	سات	A

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: مرزا محمد سعید کس لیے لکھتے تھے؟

جواب: مرزا محمد سعید پیسے اور شہرت کے لیے نہیں لکھتے تھے وہ تو ذاتی تسکین کے لیے لکھتے تھے یعنی انھوں نے تب ہی لکھا جب ان کا لکھنے کا دل چاہا۔

سوال 2: لاہور کے پبلشروں کے ساتھ مرزا محمد سعید کا رویہ کیسا تھا؟

جواب: لاہور کے پبلشروں نے کتابیں لکھوانے کے لیے مرزا صاحب کو بڑی بڑی رقوم پیش کیں لیکن مرزا صاحب نے انھیں ایک لفظ بھی لکھ کر نہ دیا۔

سوال 3: مرزا محمد سعید کی معرکتہ الآرا کتاب کا نام اور مرتبہ بیان کریں۔

جواب: مرزا صاحب کی معرکتہ الآرا کتاب ''مذہب اور باطنیت'' ہے۔ اگر اردو کی سو عمدہ کتابیں چھانٹی جائیں تو ان میں ''مذہب اور باطنیت'' کو ضرور شریک کرنا پڑے گا۔

سوال 4: مرزا محمد سعید کی کن دو قومی شخصیات سے عزیز داری اور قرابت داری تھی؟

جواب: مرزا محمد سعید کی سر سیّد احمد خاں اور منشی ذکاءاللہ سے عزیز داری اور قرابت داری تھی۔

سوال 5: مرزا محمد سعید نے کس کالج میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے؟

جواب: مرزا محمد سعید نے گورنمنٹ کالج لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔

سوال 6: مرزا محمد سعید کا سب سے بڑا مشغلہ کیا تھا؟

جواب: مرزا صاحب کا سب سے بڑا مشغلہ مطالعہ کتب تھا۔

سوال 7: مصنف کے پروگرام ''دانش کدہ'' میں شرکت کی درخواست پر مرزا صاحب نے کیا جواب دیا؟

جواب: مصنف کے پروگرام ''دانش کدہ'' میں شرکت کی درخواست پر مرزا صاحب نے فرمایا: ''آدمی شہرت کے لیے کوئی کام کرتا ہے یا دولت کے لیے۔ مجھے نہ اس کی ضرورت ہے، نہ اُس کی۔

سوال 8: مرزا محمد سعید کے کوئی سے دو ناولوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: مرزا محمد سعید کے دونوں ناولوں کے نام یہ ہیں: (۱) یاسمین (۲) خوابِ ہستی

سوال 9: مرزا محمد سعید کا حلیہ بیان کریں۔

جواب: مرزا صاحب کا حلیہ کچھ ایسا تھا کہ اِکہرا ڈیل، اُجلا رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی بھنوؤں کے سائے میں بڑی بڑی روشن آنکھیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، کترواں مونچھیں، ہنستے تو سامنے کے دو چار دانت ٹوٹے ہوئے نظر آتے مگر بُرے نہ لگتے تھے۔ داڑھی مُنڈی ہوئی۔ دھان پان سے آدمی تھے۔

سوال 10: پطرس بخاری سے مرزا صاحب کے تعلق کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: پطرس بخاری نے مرزا صاحب سے اکتسابِ علم کیا۔ بعد میں پطرس خود انگریزی کے پروفیسر ہو گئے تھے، مگر اپنی غیر معمولی قابلیت و ذہانت کے باوجود مرزا صاحب کی علمیت کے آگے اپنے آپ کو ہیچ سمجھتے تھے۔

سوال 11: ''عالِم کی موت عالَم کی موت ہوتی ہے۔'' اِس جملے کا مفہوم وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔

جواب: اِس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک عالِم کی موت ایک طرح سے اُس عہد کی موت ہوتی ہے یعنی اُس کی وفات سے ایک پُر نہ ہونے والا خلا پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال 12: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر، ان کا تلفظ واضح کیجیے۔ ارتحال، شعار، متمول، ساکت، مباحثے، متبسم، رعشہ، قدری

جواب: اِرْتِحالُ، شِعَارُ، مُتَمَوِّلُ، سَاکِتُ، مُبَاحَثے، مُتَبَسَّمْ، رَعْشَہ، قُدْرِیْ

سوال 13: سبق ''مرزا محمد سعید'' کا متن ذہن میں رکھ کر درست (✓) یا غلط (×) پر نشان لگائیں۔

جواب:

(i)	مرزا محمد سعید کی موت کی خبر پڑھ کر دل دھک سے رہ گیا۔	(✓)
(ii)	مرزا صاحب پبلک پلیٹ فارم پر آنے سے گھبراتے نہیں تھے۔	(×)
(iii)	مرزا صاحب بڑے ٹھنڈے مزاج کے آدمی تھے۔	(✓)
(iv)	مرزا صاحب جو کہہ دیتے، اُس سے کبھی نہ پھرتے۔	(✓)
(v)	مرزا محمد سعید دل کے مریض تھے۔	(×)

سوال 14: شاہد احمد دہلوی کا لکھا ہوا کون سا سبق آپ کے نصاب میں شامل ہے؟

جواب: شاہد احمد دہلوی کا لکھا ہوا سبق ''مرزا محمد سعید'' ہمارے نصاب میں شامل ہے۔